ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

فروری سنہ ۱۹۹۹ء

ایڈیٹر
نصر اللہ خان ناصر

"مصلح موعود"

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں فرماتے ہیں:

"....... مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے......."

(سبز اشتہار روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۷ حاشیہ)

"سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہو گیا۔ کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے اگر خدا کا خوف ہے تو پاک دل کے ساتھ سوچو!"۔

(سراج منیر روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۶ حاشیہ)

احمدی انصار کی تربیت کے لئے

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

تبلیغ ۱۳۷۸ ہش

فروری ۱۹۹۹ء

ایڈیٹر

نصر اللہ خان ناصر

پبلشر:- چوہدری محمد ابراہیم

پرنٹر:- قاضی منیر احمد

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت:- دفتر ماہنامہ انصار اللہ دار الصدر جنوبی۔ ربوہ

26/2/99

اس شمارہ میں

جلد نمبر —— ۴۰

شمارہ نمبر —— ۲

شرح چندہ

پاکستان —— ساٹھ روپے سالانہ

قیمت فی پرچہ —— چھ روپے

اداریہ

"خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا"

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعود (پسر موعود) کی علامت یہ بھی بیان کی گئی تھی کہ :-

"خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا"

پیشگوئی کا یہ حصہ بھی بدرجہ اتم حضرت اقدسؑ کے فرزند ارجمند حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ...... کے وجود باجود میں پورا ہوا آپ کی زندگی کا لحہ لحہ خصوصاً آپ کا باون سالہ دور خلافت شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہر آن تائید و نصرت فرمائی اور اس کا سایۂ رحمت آپ کے سر پر قائم رہا اور مخالف طاقتیں آپ کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکیں۔

جب ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول ...... "قدرت ثانیہ" کے پہلے مظہر کی وفات ہوئی تو بہت سارے اندرونی اور بیرونی فتنوں نے سر اٹھایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مخالفت میں ایک بڑا گروہ یہ دعویٰ لے کر اٹھا تھا اور اعلانیہ کہا جا رہا تھا کہ جماعت کی اکثریت ان کے ساتھ ہے اور بہت کم لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی .... کے ساتھ ہیں مگر پھر بہت جلد دنیا نے یہ منظر بھی دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے اکثریت کے دل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی .... سے وابستہ کر دیئے اور یہ ابتلا کا دور امن و سکینت سے بدل گیا۔ اس طرح خدا کی فعلی شہادت نے ثابت کر دکھایا کہ آسمانی تائیدات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یعنی مصلح موعود کے ساتھ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے باون سالہ دور خلافت میں ۱۹۳۴ء میں احرار کی شورش برپا ہوئی، ۱۹۴۷ء میں برصغیر کی تقسیم ہوئی اور ۱۹۵۳ء کے فسادات کا ایک زبردست طوفان اٹھا یہ سال غیر معمولی مخالفت کے تھے اور معاندانہ کارروائیاں انتہا کو پہنچیں جو اس سلسلہ کو نابود کرنے کے درپے تھیں تو آسمانی تائیدات کا ظہور ہوا اور آپ کی قیادت میں جماعت احمدیہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن رہی اور خدا کا سایہ آپ پر اور آپ کے متبعین پر قائم رہا۔

قارئین کرام! سنت اللہ یہی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی نصرت فرماتا ہے اور ان کے اعوان و انصار کی تائید میں کھڑا ہو جاتا ہے خدا کے بندے ہمیشہ کامیاب و بامراد ہوتے ہیں اور ان کی مخالفت کرنے والے ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھتے ہیں اور ذلت و نکبت ان کا مقدر ٹھہرتی ہے پس اس دور میں اللہ جلّ شانہٗ کی قدیمی سنت پوری شان سے ظاہر ہوئی اور حضرت اقدس بانی سلسلہ علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہوئی اور خدا کا کلام کہ "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا" پوری آب و تاب سے ظاہر ہوا۔

امام الکلام

پیشگوئی مصلح موعود

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر فرمایا:۔

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول و الآخر۔ مظہر الحق و العلاء کأنّ اللّٰہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَ کَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۱۔۱۰۲)

کلام الامام

ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

سیدنا حضرت خلیفتہ المسیح الثانی "المصلح الموعود"...... کی ہوشیار پور میں ایک بصیرت افروز تقریر سے اقتباس۔

فرمایا:۔

"اس وقت مختلف ممالک کے (مربیان) نے آپ لوگوں کو بتایا ہے کہ کس طرح دنیا کے کناروں تک میرے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ..... احمدیت کا نام پہنچایا۔ مغرب کے انتہائی کناروں یعنی شمالی امریکہ وغیرہ سے لے کر مشرق کے انتہائی کناروں یعنی چین اور جاپان وغیرہ تک اللہ تعالیٰ نے مجھے (دین حق) کا نام اور اس کی تعلیم پہنچانیکی توفیق عطا فرمائی۔ اسی طرح ایشیا اور یورپ کے مختلف علاقوں میں اللہ تعالیٰ نے میرے بھیجے ہوئے (مربیان) کے ذریعہ لوگوں کو ..... احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ آپ سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اور ساتھ ہی آپ کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ میرا ایک لڑکا ہوگا جو زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا جس کے معنے یہ تھے کہ وہ پہلی پیشگوئی جو زمین کے کناروں تک (دعوت) پہنچنے کے ساتھ تعلق رکھتی ہے وہ میرے اس لڑکے کے ذریعہ پوری ہوگی جس نے زمین کے کناروں تک شہرت حاصل کرنی ہے۔ اب ہر شخص غور کر کے دیکھ لے کہ وہ کونسا ہاتھ تھا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی (دعوت الی اللہ) کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا فیصلہ کیا وہ کونسا ہاتھ تھا جس نے اس (دعوت) کو اس وقت تک دنیا کے کناروں تک پہنچنے سے روکے رکھا جب تک وہ لڑکا ظاہر نہ ہو گیا۔ اور پھر وہ کونسا ہاتھ تھا جس نے میرے (مربیان) کے ذریعہ جاپان سے لے کر شمالی امریکہ تک تمام دنیا میں اس سلسلہ کو پھیلانا شروع کر دیا بلکہ ہر ملک کے افراد کو اس میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ ان میں ہزاروں ایسے لوگ ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سننا بھی گوارا نہیں کرتے تھے مگر اب وہ آپ پر درود اور سلام بھیجتے اور صبح شام آپ کے مدارج کی بلندی کے لئے دعائیں کرتے ہیں ہزاروں ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے نام تک سے ناآشنا تھے مگر خدا تعالیٰ میرے ذریعہ سے ان لوگوں کو اپنے آستانہ پر لے آیا۔ صرف خدا کا ہی ہاتھ تھا جس نے تمام روکوں کو دور کیا اور صرف خدا کا ہی ہاتھ تھا جس نے اپنے کلام کو پورا کرنے کے لئے زمین کے کناروں تک .... احمدیت کا نام میرے ذریعہ سے پہنچایا۔ پس یہ پیشگوئی جس مقام سے کی گئی تھی اسی مقام کے سامنے کھڑے ہو کر یہ اعلان آپ لوگوں کے سامنے کر دیا گیا ہے تاکہ آپ لوگ گواہ رہیں کہ خدا کی یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔"

(روزنامہ الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۰ صفحہ ۳)

عربی منظوم کلام

O

لَنَا فِیْ نُصْرَةِ الدِّیْنِ الْمَتِیْنِ　　مَسَاعِیْ فِی التَّرَقِّیْ وَالْکَمَالِ

دین متین کی نصرت میں ہماری ایسی مساعی ہیں جو ترقی اور کمال پا رہی ہیں

هَدَانِیْ خَالِقِیْ نَهْجًا قَوِیْمًا　　وَ رَبَّانِیْ بِاَنْوَاعِ النَّوَالِ

میرے خالق نے مجھے سیدھی راہ پر چلایا ہے اور طرح طرح کے انعامات سے میری تربیت فرمائی ہے

لَقَدْ اُعْطِیْتُ اَسْرَارَ السَّرَائِرِ　　فَسَلْ اِنْ شِئْتَ مِنْ نَّوْعِ السُّؤَالِ

مجھے نہاں در نہاں اسرار عطا کئے گئے ہیں۔ اگر تو چاہے تو کسی طرح کا سوال کر کے پوچھ دیکھ

وَقَدْ غَوَّصْتُ فِیْ بَحْرِ الْفَنَاءِ　　فَعُدْتُّ وَ فِیْ یَدِیْ اَبْهَی اللاَّلِیْ

اور میں نے فنا کے سمندر میں غوطہ لگایا۔ سو جب میں لوٹا تو میرے ہاتھ میں بہت ہی چمکدار موتی تھے

رَاَیْتُ بِفَضْلِ رَبِّیْ سُبُلَ رَبِّیْ　　وَاِنْ کَانَتْ اَدَقَّ مِنَ الْهِلاَلِ

میں نے اپنے رب کے فضل سے خدا کی راہیں پا لی ہیں اگرچہ وہ ہلال سے بھی زیادہ باریک تھیں

وَکَمْ سِرٍّ اَرَانِیْ نُوْرُ رَبِّیْ　　وَآیَاتٍ عَلٰی صِدْقِ الْمَقَالِ

اور بہتیرے بھید میرے رب کے نور نے مجھے دکھائے اور میری باتوں کی سچائی پر نشانات بھی دکھائے ہیں

وَعِلْمٍ یَبْهَرَنَّ عُقُوْلَ نَاسٍ　　وَ رَأْیٍ قَدْ عَلاَ قُنَنَ الْجِبَالِ

اور بہت سا علم بھی دیا جو مخالف لوگوں کی عقلوں پر غالب آجائیگا اور بہت سے افکار دیئے جو پہاڑوں کی چوٹیوں سے بھی بلند ہیں

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۹۵)

فارسی منظوم کلام

منہ دل در تنعّمہائے دنیا گر خدا خواہی		کہ مے خواہد نگارِ من تہیدستانِ عشرت را

اگر خدا کا طلبگار ہے تو دنیوی نعمتوں سے دل نہ لگا کہ میرا معشوق ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے جو عیش کے تارک ہوں

مُصفّا قطرۂ باید کہ تا گوہر شود پیدا		کجُا بیند دلِ ناپاک رُوئے پاک حضرت را

پانی کا مصفا قطرہ چاہئے تا اس سے موتی پیدا ہوں۔ ناپاک دل خدا کے پاک چہرہ کو کہاں دیکھ سکتا ہے

نمے باید مرا یک ذرّہ عزّت ہائے ایں دُنیا		منہ از بہرِما کُرسی کہ ماموریم خدمت را

مجھے ذرہ بھر دنیا کی عزت درکار نہیں۔ ہمارے لئے کرسی نہ بچھا کہ ہم تو خدمت پر مامور ہیں۔

مرا ہر جا کہ می بینم رُخِ جاناں نظر آید		درخشد در خور و در ماہ بنماید ملاحت را

مجھے تو جدھر دیکھتا ہوں رخ جاناں ہی نظر آتا ہے سورج میں بھی وہی چمکتا ہے اور چاند میں بھی وہی اپنی ملاحت رکھتا ہے

اگر از رَوضۂ جان و دل من پردہ بردارند		بہ بینی اندر آں آں دلبرِ پاکیزہ طلعت را

اگر میرے جان و دل کے چمن سے پردہ اٹھایا جائے تو تو اس میں اس پاکیزہ طلعت معشوق کا چہرہ دیکھ لے گا

فروغِ نورِ عشق او ز بام و قصر ما روشن		مگر بیند کسے آں را کہ میدارد بصیرت را

اس کے نور عشق کی تجلی سے ہمارے بام و قصر روشن ہیں۔ لیکن اسے وہی دیکھتا ہے جو بصیرت رکھتا ہو۔

نگاہِ رحمتِ جاناں عنایتہا بمن کردست		وگرنہ چوں منے کے یابد آں رشد و سعادت را

محبوب کی نگاہ رحمت نے مجھ پر بڑی عنایتیں کی ہیں ورنہ مجھ جیسا انسان کس طرح رشد و ہدایت کو پاتا

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۵-۵۶)

نوادرات حدیث

صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے۔ ایم لٹ (آکسن)

اس مضمون میں حضرت ابو سعید خدریؓ کی مُسْنَدْ سے احادیث پیش کرنے کی سعادت پا رہا ہوں۔ جب کسی صحابی کی احادیث کو یکجا طور پر کتب وغیرہ میں جمع کیا جائے تو وہ اس صحابی کی مُسْنَدْ کہلاتی ہے۔ مُسْنَدْ کی جمع مَسَانِیْدْ ہے۔ جب ابتداء میں احادیث کو ضبط تحریر میں لایا گیا تو ان کو مسَانِیدْ کی صورت میں جمع کیا گیا۔ اہل علم کا اس بات پر اتفاق معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلی مُسْنَدْ "مُسْنَدْ ابو داؤد طیالسی" (وفات ۲۰۴ھ) ہے۔ اور مَسَانِیدْ میں سب سے اہم اور مشہور مُسْنَدْ "مُسْنَدْ احمد بن حنبل" ہے (وفات ۲۴۱ھ) جو بھی مسانید لکھی گئیں ان میں ایک سے زائد صحابہ کی احادیث کو جمع کیا گیا۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مسانید میں عنوان اور مضمون کے اعتبار سے احادیث نہیں لائی جاتیں۔

حضرت ابو سعید خدری (جو اپنی کنیت سے مشہور ہیں) کا نام سعد بن مالکؓ تھا۔ آپ حضرت مالکؓ بن سِنَان کے بیٹے تھے اور دونوں کا تعلق انصار سے تھا۔ جنگ اُحد میں آپ کی عمر ۱۳ سال تھی اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنگ اُحد میں شمولیت کی اجازت نہ دی۔ آپ کے والد اُحد میں شہید ہوئے۔ آپ جنگ خندق اور اس کے بعد کی جنگوں میں شامل ہوئے۔ چھیاسی برس کی عمر میں ۷۴ھ میں فوت ہوئے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ کثرت سے احادیث یاد تھیں ۱۱۷۰ احادیث ان سے ہم تک پہنچی ہیں۔ مُسْنَد احمد بن حنبل نے مکررات ملا کر (یعنی وہ احادیث جو ایک یا مختلف سندوں سے دہرائی گئی ہوں) ۱۸۵۵ احادیث ان سے روایت کی ہیں۔

صحابہ سے مختلف اسناد سے احادیث مروی ہوتی ہیں۔ اہل فن نے کوشش کی ہے کہ ہر صحابی کی جو صحیح ترین سند یا اسناد ہوں ان کی تلاش کریں۔ صحیح تر سند کے سلسلہ کو اَصَحُّ الاَسَانِیْد یا سِلْسِلَةُ الذَّهَبْ کہتے ہیں۔ ابو سعید خدری کی ایسی اسناد دو بیان ہوئی ہیں یعنی (i) شعبة عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن ابی

سعیدالخدریؓ. (ii) شعبه عن قتادة عن عبدالله بن ابی عتبه الانصاری. مَولیٰ انس بن مالك عن ابی سعید الخدری.

"عن اَبی سَعِیْدِ الْخُدْرِی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

۱- اِنّ الْمجَالِس ثَلاثَةٌ : سالمٌ و غانِمٌ و شاجِبٌ" (مسند احمد بن حنبل)

محفلیں اور مجلسیں تین قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض ایسی ہوتی ہیں جن میں بیٹھنے والوں کو اُن سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا (سالم)۔ بعض ایسی ہوتی ہیں جو اس میں بیٹھنے والوں کو بغیر ان کی کسی کوشش کے گویا مفت میں ہی فائدہ پہنچا دیتی ہیں (غانمٌ) اور بعض ایسی ہوتی ہیں کہ جو ہلاک کرنیوالی ہوتی ہیں (شَاجِبٌ) یعنی جو ان مجلسوں میں بیٹھتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

۲- "خَصْلَتَانِ لا تَجْتَمِعان فی مومنٍ: اَلْبُخلُ و سُوءُ الخُلْقِ."

(مسند عبد بن حمید .ادب المفرد للبخاری. ترمذی)

دو عادتیں یعنی بخل اور برے اخلاق مومن میں جمع نہیں ہوتے۔

۳- " لَا حَلِيْمَ اِلاَّ ذُوْ عُثْرَةٍ ، ولاَ حَكِيْمَ اِلاَّ ذُوْ تَجْرِبَةٍ."

(مسند احمد بن حنبل .ادب الفرد لامام بخاری ترمذی)

لغزشوں اور ٹھوکروں سے واقف شخص ہی بردبار ہوتا ہے۔ اور صرف صاحب تجربہ ہی صاحب حکمت و عقل ہوتا ہے۔

۴- " اِنَّ لِلّٰهِ عُتَقَاءَ فِی کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ ، لِکُلِّ عَبْدٍ مِنْهُمْ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ." (مسند احمد بن حنبل)

دن میں بھی اور رات میں بھی اللہ کی غلامی میں اسکے حضور ایسے عتیق* بندے موجود رہتے ہیں جن میں سے ہر ایک ایسا ہوتا ہے کہ اللہ کے حضور اُسکی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

* یعنی کریم اور صاحب کمالات (روحانی) اور ایسے بندے جو خدا کے فضل سے اسی دنیا میں جہنمی زندگی سے آزادی پا کر خدا کی غلامی میں آجاتے ہیں۔ انہی معنوں میں آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا نام عتیق رکھا (النهاية فی غريب الحديث والاثر لإبن الأثير)

۵- " أكثِرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّی یقولوا مَجْنُوْنٌ " (مسند احمد بن حنبل)

اس کثرت سے ذکر الٰہی کرو کہ لوگ تمہیں مجنون کہنے لگیں۔ (بقیہ صفحہ ۴۰ پر)

جلسہ ہائے مصلح موعود ہوشیار پور' لاہور' لدھیانہ' دھلی میں

حضرت مصلح موعود کے پُر شوکت اعلانات

۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیار پور میں۔ ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور میں۔ ۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء کو لدھیانہ میں۔ اور ۱۶ اپریل ۱۹۴۴ء کو دہلی میں عظیم الشان جلسے منعقد ہوئے۔ جن میں حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفتہ المسیح الثانی ...... نے پیشگوئی مصلح موعود کے ظہور کے بارہ میں تقاریر فرمائیں۔ ان جلسوں میں پہلی تقریر کے بعد علماء نے تقاریر کیں اور اس کے بعد حضور نے اختتامی خطاب فرمایا حضرت مصلح موعود...... کی ان تقاریر سے پُر شوکت اعلانات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

○

۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو جلسہ ہوشیار پور کے موقعہ پر فرمایا:۔

"میں آج اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ و تصرف میں میری جان ہے کہ میں نے جو رؤیا بتائی ہے وہ مجھے اسی طرح آئی ہے .... میں خدا کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں نے کشفی حالت میں کہا انا المسیح الموعود مثیلہٗ و خلیفتہٗ میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے۔"

(مجلّہ- الجامعہ شمارہ ۴ مصلح موعود نمبر صفحہ ۱۰۷)

○

جلسہ ہوشیار پور کے موقعہ پر فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھے رؤیا میں بتایا کہ مجھے اس کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا کیا گیا ہے اور چونکہ قرآن کریم کے علم میں دنیا کے سارے علوم شامل ہیں اس لئے اس کے بعد .... مجھے جس علم کی بھی ضرورت محسوس ہوئی وہ خدا نے مجھے سکھا دیا چنانچہ آج میں دعویٰ کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں بلکہ آج سے نہیں بیس پچیس سال سے میں یہ اعلان کر رہا ہوں کہ

دنیا کا کوئی فلاسفر، دنیا کا کوئی پروفیسر، دنیا کا کوئی ایم اے خواہ وہ ولایت کا پاس شدہ ہی کیوں نہ ہو خواہ وہ کسی علم کا جاننے والا ہو خواہ وہ فلسفہ کا ماہر ہو خواہ وہ منطق کا ماہر ہو خواہ وہ علم النفس کا ماہر ہو خواہ وہ سائنس کا ماہر ہو خواہ وہ دنیا کے کسی علم کا ماہر میرے سامنے اگر قرآن اور (دین) پر کوئی اعتراض کرے تو نہ صرف اس کے اعتراض کا جواب دے سکتا ہوں بلکہ خدا کے فضل سے اس کا ناطقہ بند کر سکتا ہوں دنیا کا کوئی علم نہیں جس کے متعلق خدا نے مجھ کو معلومات نہ بخشی ہوں۔"

(مجلہ- الجامعہ شمارہ ۱۴ مصلح موعود نمبر صفحہ ۱۰۱-۱۰۲)

○

جلسہ لاہور میں سیدنا حضرت مصلح موعود..... نے خدائے واحد و قہار کی قسم کھا کر نہایت پر شوکت الفاظ میں اعلان عام فرمایا:۔

"آج میں اس جلسہ میں اس واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں نمبر ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ (دین حق) دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہو گی"۔

(الفضل مصلح موعود نمبر ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

○

جماعت احمدیہ کی عظیم الشان قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں۔ جو میری آواز پر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے تنوروں میں کود کر دکھا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی، اگر خودکشی (دین) میں ناجائز

: ہوتی تو میں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا۔ خدا نے ہمیں (دین حق) کی تائید کے لئے کھڑا کیا ہے۔ خدا نے ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔"

(سوانح فضل عمر جلد سوم صفحہ ۳۸۹

○

آپ نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا:۔

"اے اہل لاہور! میں تم کو خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ میں تمہیں اس ازلی ابدی خدا کی طرف بلاتا ہوں جس نے تم سب کو پیدا کیا تم مت سمجھو کہ اس وقت میں بول رہا ہوں اس وقت میں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ میرے سامنے دین..... کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز بلند کرے گا اس کی آواز کو دبا دیا جائے گا۔ وہ رسوا کیا جائیگا وہ تباہ اور برباد کیا جائیگا۔ مگر خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ (دین) کی ترقی اور اس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کر دے گا۔ میں ایک انسان ہوں میں آج بھی مر سکتا ہوں اور کل بھی مر سکتا ہوں لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے....... اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ (دین) مغلوب ہو گیا۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے انکار کرنے والے غالب آ گئے تو بیشک سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا۔ لیکن اگر یہ خبر سچی نکلی تو تم خود سوچ لو۔ تمہارا کیا انجام ہو گا۔ کہ تم نے خدا کی آواز میری زبان سے سنی اور پھر بھی اسے قبول نہ کیا۔"

(سوانح فضل عمر جلد سوم صفحہ ۳۸۷-۳۸۸)

○

جلسہ لدھیانہ کے موقع پر اہل لدھیانہ نے سخت مخالفت کی جلسہ کو رکوانے کے لئے مظاہرے کئے گئے۔ جلسہ کو درہم برہم کرنے اور ناکام کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔ اس موقعہ پر آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس وقت اس جلسہ میں لدھیانہ کے لوگ غالباً بہت کم ہوں گے۔ زیادہ تر بیرونی لوگ ہیں۔ لیکن اگر یہاں ایک بھی لدھیانہ کا شخص ہے تو میں اس کے ذریعہ اہل لدھیانہ کو یہ

پیغام دیتا ہوں کہ اُے لدھیانہ کے لوگو! تم نے میری مخالفت کی۔ اور میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں۔ تم نے میری موت کی خواہش کی مگر میں تمہاری زندگی کا خواہاں ہوں کیونکہ میرے سامنے میرے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہے آپ جب طائف میں تبلیغ کے لئے گئے تو شہر کے لوگوں نے آپ کو پتھر مارے اور لہولہان کر کے شہر سے نکال دیا۔ آپ زخمی ہو کر واپس آ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا اگر آپ فرمائیں تو اس شہر کو الٹا کر رکھ دوں مگر میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے، میرے ماں باپ میری جان، میرے جسم اور میری روح کا ذرہ ذرہ آپ پر قربان ہو۔ فرمایا کہ نہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ یہ لوگ ناواقف تھے، نادان تھے، اس لئے انہوں نے مجھے تکلیف دی۔ اگر یہ لوگ تباہ کر دئے گئے تو ایمان کون لائے گا؟

سو اَے اہل لدھیانہ! جنہوں نے میری موت کی تمنا کی میں تمہارے لئے زندگی کا پیغام لایا ہوں۔ ابدی زندگی اور دائمی زندگی کا پیغام۔ ایسی ابدی زندگی کا پیغام جس کے بعد فنا نہیں اور کوئی موت نہیں۔ میں تمہارے لئے خدا کی رضا کا پیغام لایا ہوں جسے حاصل کرنے کے بعد انسان کے لئے کوئی دکھ نہیں رہتا اور مجھے یقین ہے کہ آج کی مخالفت کل دلوں کو ضرور کھولے گی۔ اور دنیا دیکھے گی کہ یہ شہر انشاء اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے نور سے منور ہو گا اور میرے کام میں میرا ممد و معاون بنے گا۔ میں خدا تعالیٰ سے یہی دعا کرتا ہوں اور اس کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ ضرور ایسا ہو کر رہے گا"۔

(مجلہ۔ الجامعہ مصلح موعود نمبر شمارہ ۱۴ صفحہ ۱۲۰۔۱۲۱)

○

پھر فرمایا:۔

" آج میں اہل لدھیانہ کو خبر دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر قدرت اور فضل اور رحمت کے جس نشان کی خبر دی تھی وہ ظاہر ہو چکا ہے۔ جن لوگوں کے کان میں یہ آواز پہنچے وہ ان لوگوں تک اسے پہنچا دیں جو نہیں سن رہے اور میں لدھیانہ والوں کو یہ پیغام دیکر بری الذّمہ ہوتا ہوں اور ان کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ انکار کر کے نقصان نہ اٹھائیں۔ یہ عظیم الشان پیشگوئی غیر معمولی حالات میں پوری ہو چکی

ہے پہلے تو اللہ نے آپ کو عمر اور غلبہ عطا کیا پھر جیسا کہ نعمت اللہ صاحب ولی کی پیشگوئی میں چار پانچ سو سال قبل بتایا گیا تھا کہ ع پسرش یادگارے بینم

اور جیسا کہ پہلے انبیاء کی پیشگوئیوں میں بھی بتایا گیا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد دی اور پھر ایسا بیٹا عطا کیا جو ان پیشگوئیوں کا مصداق ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے نشانوں کے ساتھ کھڑا کیا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ کس رنگ میں اور کس طریق سے اپنے کام کو پورا کریگا لیکن یہ ضرور ہے کہ وہ کام ہو کر رہیگا۔ میرے ذریعہ یا مجھ سے دین سیکھنے والے کسی اور کے ذریعہ اور جہاں آج دنیا میں ہر طرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنیوالے موجود ہیں وہاں گھر گھر سے درود کی آوازیں آئیں گی اور خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔" (الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۹ء)

○

حضرت مصلح موعود .... کی پہلی تقریر کے بعد حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں ...... نے اکناف عالم میں اشاعت (دین حق) کے آنکھوں دیکھے ایمان افروز حالات سنائے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"اب میں لدھیانہ کے لوگوں اور ان لوگوں کو بھی جو باہر سے آئے ہوئے ہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ آسمان کی آواز ہے جو اللہ تعالیٰ نے بلند کی ہے اسے بند کرنا آسان نہیں ....

جب ہم (دین حق) کو سچا سمجھتے ہیں تو پھر ہم یہ بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ سچائی کو دنیا میں پھیلائیں۔ ہمارے مخالف اگر ایمان نہ بھی لائیں تو بھی ان کو چاہیئے کہ ہماری خیر خواہی کے قائل ہوں اور اس بات کو مانیں کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں ان کی ہمدردی کے لئے کہتے ہیں۔ اور کہتے چلے جائیں گے۔ چاہے وہ ہم کو کتنے دکھ کیوں نہ دیں کتنی تکالیف کیوں نہ پہنچائیں خواہ وہ ہمیں آروں سے چیر دیں خواہ شیروں کے آگے ڈالیں۔ پتھروں سے سنگسار کریں۔ پہاڑوں سے گرا کر ہلاک کریں، سمندر میں پھینک دیں۔ ہم خدا کا نام لے کر کھڑے ہوئے ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے سے رہ نہیں سکتے۔ جبتک ہماری جان میں جان ہے ہم یہ آواز بلند کرتے چلے جائیں گے اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ تعلیم ضرور پھیل کر رہے گی۔ اور زبردست سے زبردست قومیں بھی ہمارے رستہ میں اگر کھڑی ہوں گی تو وہ ناکام ہوں گی۔ اور یہ پیغام بند نہ ہو گا۔ پس بہتری اسی میں ہے کہ ہماری آواز کو سنو۔ اپنی عاقبت کی

بہتری کے لئے سنو اور اس آواز کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلند ہو رہی ہے غور سے سنو اور سمجھنے کی کوشش کرو۔"

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۹ء)

O

جلسہ دہلی کے موقع پر ہزاروں افراد فساد اور خون خرابہ کی نیت سے جلسہ گاہ پر حملہ آور ہوئے اور ایک مرتبہ مستورات کے جلسہ گاہ کی طرف بھی رخ کیا اور جلسہ گاہوں پر شدید سنگباری کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں کئی احمدی نوجوان شدید زخمی ہو گئے۔ اس موقعہ پر آپ نے احباب جماعت کو نہایت صبر و سکون کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سننے کی تلقین فرمائی۔ البتہ جب مستورات کی طرف سنگباری شروع کی گئی تو آپ نے ایک سو خدام کو ان کی حفاظت کے لئے بھجوایا۔ اس موقعہ پر آپ نے فرمایا:۔

"یہ لوگ جو شور مچا رہے ہیں اور گالیاں دے رہے ہیں یہ بھی میری صداقت کی ایک دلیل پیش کر رہے ہیں بھلا جھوٹ سے بھی کوئی ڈرتا ہے اور جھوٹ غالب آ سکتا ہے؟ لوگ ڈرتے اس سے ہیں جس کے متعلق سمجھتے ہیں کہ حقیقی طاقت اس کے پاس ہے۔ اور وہ غالب آ جائے گا۔ ہم وہ باتیں سننے کے لئے تیار ہیں جو یہ لوگ تہذیب اور شرافت سے سنائیں۔ یہ ہماری باتیں سننے سے لوگوں کو روکتے ہیں مگر میں ان مولویوں سے کہتا ہوں کہ وہ ہمارے ہاں قادیان میں آئیں اور ہمیں اپنی باتیں تہذیب کو مد نظر رکھتے ہوئے سنائیں ہم ان کی باتیں سننے سے لوگوں کو منع نہیں کریں گے بلکہ انہیں جمع کر دیں گے اور ان سب علماء کا خرچ بھی دیں گے"۔

(مجلہ الجامعہ مصلح موعود نمبر شمارہ ۱۴ صفحہ ۱۲۳)

O

اسی موقع پر سیّدنا مصلح موعود...... نے دنیا کو چیلنج دیتے ہوئے فرمایا:۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی جس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر میں اس وقت کرنا چاہتا ہوں اور جو مصلح موعود کے متعلق ہے اس میں ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پر کیا جائے گا۔ اور یہ ایسی واضح علامت ہے کہ اسے بآسانی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ میں جسے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ

میرے مقابلہ میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لے لیں مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہو گی"۔

(ایضاً صفحہ ۱۲۳)

نیز فرمایا:۔

"میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ بیشک ہزار عالم بیٹھ جائیں اور قرآن مجید کے کسی حصہ کی تفسیر میں میرا مقابلہ کریں مگر دنیا تسلیم کرے گی کہ میری تفسیر ہی حقائق و معارف اور روحانیت کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔" (ایضاً صفحہ ۱۲۳)

پھر آپ نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ غلبہ (دین حق) کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:۔

"میں خدا سے خبر پا کر اعلان کرتا ہوں کہ وہ پیشگوئی جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں فرمایا تھا پوری ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے رؤیا میں مجھے اطلاع دی کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق میں ہی ہوں۔ میں اس خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ یہ رؤیا جس کا ذکر میں نے کیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے میں نے خود نہیں سنایا۔ اگر میں اس بیان میں سچا ہوں اور آسمان و زمین کا خدا شاہد ہے کہ میں سچا ہوں تو یاد رکھنا چاہیے کہ آخر ایک دن میرے اور میرے شاگردوں کے ذریعہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ساری دنیا پڑھے گی اور ایک دن آئے گا جب ساری دنیا پر اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ شان کے ساتھ (دین حق) کی حکومت قائم ہو جائے گی۔ جیسا کہ پہلی صدیوں میں ہوئی تھی۔" (ایضاً صفحہ ۱۲۳)

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا　　جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا　　دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(از کلام بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام)

تبرکات

پسر موعود کے بارہ میں ایک اہم تحریر

نقل عکس

قرینۂ چہاردہم

اِس تحریر سے دو تین دن پہلے ۸ ستمبر کو میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں گیا اور میں نے کہا کہ مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات کو پڑھکر پتہ لگیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں تو جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ "ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور اُن کا ادب کرتے ہیں"۔

یہ لفظ مینے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔

نور الدین ۱۰ ستمبر ۱۳

(پسر موعود صفحہ ۲۷)

ایک عظیم الشان نشان صداقت

پیشگوئی مصلح موعود کا مہتم بالشان ظہور

تحریر: مکرم چوہدری ظفراللہ خان طاہر

ہر دور میں خدا تعالیٰ نے اپنے نشانوں کے ظہور سے اپنی چہرہ نمائی کا ثبوت دیا ہے اور مخلوق کو اپنے وجود کا پتہ دیا ہے چنانچہ دین حق کے اس دور آخرین میں اللہ تعالیٰ کی سنت مستمرہ کے مطابق ایک نہایت ہی عظیم پیشگوئی منصۂ شہود میں آئی جس کا تذکرہ ہمیں انبیاء سابقہ کی زبان سے بھی ملتا ہے۔ آخری زمانہ کے مامور مسیح و مہدی کی روحانی سلطنت کا نظام آگے بڑھانے اور اسے مستحکم کرنے اور قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ اسی مامور کی ذریت سے اس کو ایک باکمال بیٹا عطا کرے گا۔

چنانچہ یہود کی شریعت کی کتاب طالمود اور زرتشتی مذہب کی کتاب دساتیر میں بھی یہ پیشگوئی بڑی وضاحت سے درج ہے۔
(طالمود مرتبہ جوزف برکلے باب پنجم مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء، سفرنگ دساتیر ۱۹۰ ملفوظات زرتشت مطبوعہ ۱۲۸۰ھ مطب سراجی دھلی)

آنحضرتؐ کی پیشگوئی

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر آنے والے مسیح (موعود) کے متعلق بیان فرمایا کہ یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ (مشکوٰۃ کتاب الفتن) یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنیوالا مسیح و مہدی شادی کرے گا اور اس سے اللہ تعالیٰ اسے خاص اولاد عطا فرمائیگا۔ اور یہ بھی سنت اللہ ہے کہ جب بھی نیک لوگوں کے ہاں اولاد کی بشارت دی جاتی ہے تو اس سے مراد ہمیشہ نیک اور پاک اولاد کا عطا کیا جانا ہوتا ہے۔ پھر امت محمدیہ کے بزرگوں نے بھی اس پیشگوئی کو بیان کیا چنانچہ حضرت نعمت اللہ ولی جو کہ صاحب وحی و الہام بزرگ تھے ان کا قصیدہ بزبان فارسی حضرت شاہ اسماعیل صاحب شہید نے شائع فرمایا (الاربعین فی احوال المہدیین مطبوعہ نومبر ۱۹۵۱ مصری گنج کلکتہ) اس میں انہوں نے واضح طور پر پیشگوئی فرمائی کہ جب اس کا دور پورا ہو جائے گا یعنی مسیح و مہدی وفات پا جائیں گے تو ان کی یادگار ایک عظیم الشان بیٹا ہوگا۔

پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر

جب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے اس دور میں مسیح و مہدی کے منصب پر سرفراز فرمایا تو ہزاروں برسوں سے چلی آنے

والی اس پیشگوئی کے ظہور کا وقت بھی آ پہنچا چنانچہ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تمام دنیا کے پیشوایان مذاہب کو بار بار یہ دعوت دی کہ تم میرے پاس قادیان آکر کچھ عرصہ رہو۔ اس عرصہ قیام کے دوران اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر میری صداقت اور میرا خدا کی طرف سے ہونا کھول دے گا۔ اس پر قادیان کے آریوں نے حضرت اقدس ؑ کی خدمت میں درخواست کی کہ ہم جو آپ کے ہمسائے اور آپ کے ساتھ رہتے ہیں ہمیں خدا تعالیٰ کا نشان دکھائیں۔

اس مطالبہ پر آپ اپنے مولیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور ہوشیار پور جاکر عبادت اور دعا میں منہمک ہو گئے آپ نے اپنے خدا سے نشان مانگا۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم فرزند کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی اور آپ نے بڑی تفصیل سے پیشگوئی فرمائی۔

پیشگوئی کا خلاصہ اور ظہور

حضرت اقدس نے یہ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع فرمائی۔ یہ پیشگوئی نہایت ہی پر شوکت کلمات پر مشتمل ہے اس میں مذکورہ اخبار غیبیہ پسر موعود کی خوبیاں اور صفات ایسے امور ہیں جو انسان کا کلام نہیں ہو سکتا۔

پھر ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو آپ نے ایک اشتہار کے ذریعہ یہ شائع فرمایا کہ یہ موعود بیٹا نو سال کے عرصہ میں ضرور پیدا ہو گا۔ مگر پیشگوئی پر ابھی تین سال پورے نہ ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو جمعہ ہفتہ کی درمیانی رات حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے گھر میں وہ عظیم بیٹا پیدا ہو جس کا نام محمود احمد رکھا گیا۔

یہ پیشگوئی بہت سارے نشانات پر مشتمل ہے۔ اس میں مصلح موعود کی تفصیلی علامات کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ عمومی طور پر اس میں باون ایسی علامات مذکور ہیں (الموعود۔ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ۲۸ فروری ۱۹۴۴ء) جن کا ظہور اس موعود بیٹے کے ذریعہ ہونیوالا تھا۔

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد جو کہ اس پیشگوئی کے مصداق ہوئے آپ کی پیدائش کے ساتھ ہی پیشگوئی میں مندرجہ تفصیلی علامات کا ظہور شروع ہو گیا۔ ان میں سے چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے:۔

وہ جلد جلد بڑھے گا

اس موعود بیٹے کی ایک علامت یہ تھی کہ "وہ جلد جلد بڑھے گا" اس کے عین مطابق حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد غیر معمولی طور پر ہر لحاظ سے جلد جلد بڑھے اور ترقی کی۔ حالانکہ آپ بچپن سے ظاہری صحت کے لحاظ سے کمزور تھے۔ آپ کو آنکھوں کی تکلیف تھی۔ اور رواجی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ نہ تھی ان تمام رکاوٹوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی ترقی عطا فرمائی چنانچہ آپ نے ۱۹۰۶ء میں انجمن تشحیذ الاذہان کی بناڈالی اور اس کے تحت نہایت بلند پایہ علمی رسالہ تشحیذ الاذہان جاری فرمایا۔ نیز

ایک احمدیہ دارالمطالعہ اور لائبریری کا قیام فرمایا پھر جون ۱۹۱۳ء میں اخبار الفضل جاری فرمایا تا کہ جماعتی ضروریات کو زیادہ بہتر طور پر پورا کیا جاسکے خلافتِ احمدیہ اولیٰ کی ابتداء میں جبکہ آپ کی عمر صرف انیس سال تھی آپ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر فرمائی۔ اس نوجوانی کی عمر میں ایسی اعلیٰ درجہ کی فصاحت و بلاغت اور معارف پر مشتمل تقریر سن کر سب حیران رہ گئے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب نے تو کہا کہ اس وقت گویا حضرت مسیح موعودؑ کی روح آپ پر اتر رہی تھی جو یہ اعلان کر رہی تھی کہ یہ میرا وہ موعود بیٹا ہے۔ حضرت خلیفتہ المسیح الاول نے فرمایا کہ میاں صاحب نے ایسے معارف قرآنیہ بیان فرمائے جو میرے لئے بھی جدید ہیں۔　　　(الفضل ۵ نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۶)

۱۹۱۰ء کے اوائل میں آپ نے قرآن مجید کا درس دینے کا سلسلہ شروع فرمایا۔ ۱۹۱۰ء میں ہی آپ کے سپرد مدرسہ احمدیہ کی نگرانی کی گئی۔

دعوت الی اللہ کے کام کو ترقی دینے کے لئے آپ نے مجلس انصار اللہ کی بنیاد رکھی۔ اس کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۱۱ء کو ہوا اس مجلس کی کوششوں سے دعوت الی اللہ کا کام بہت تیز ہو گیا۔ ۱۹۱۲ء میں جب حضرت خلیفتہ المسیح الاول .... نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ لندن میں جماعت احمدیہ کا مضبوط مشن قائم ہونا چاہئے تو اس وقت حضرت چوہدری فتح محمد سیال .... نے اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کیا۔ انہیں لندن بھجوانے کے خرچ کا بڑا حصہ مجلس انصار اللہ نے ادا کیا۔ جنوری ۱۹۱۴ء میں آپ نے حضرت خلیفتہ المسیح الاول .... کی منظوری سے ہندوستان بھر میں دعوت الی اللہ کے لئے ایک تفصیلی سکیم تیار کی ۱۹۱۴ء میں جبکہ آپ کی عمر صرف پچیس سال تھی آپ کو اللہ تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کی مسند پر متمکن فرمایا اور پھر مسلسل باون برس آپ جماعت احمدیہ عالمگیر کی ہر میدان میں رہنمائی فرماتے رہے۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود میں اسی موعود کی باون علامات بیان کی گئی تھیں اور آپ باون برس ہی مسند خلافت پر متمکن رہے۔ اس قدر تیزی کے ساتھ ترقی اللہ تعالیٰ کا خاص نشان ہے جو درحقیقت "وہ جلد جلد بڑھے گا" کا عملی مظہر تھا اور دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا خود حضرت مصلح موعود...... فرماتے ہیں:-

> "اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ میں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں"　　　(الموعود صفحہ ۲۱۵)

حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا

مصلح موعود کی ایک علامت یہ بیان کی گئی تھی کہ وہ اوصاف اور خوبیوں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مثیل ہو گا۔ اور

اس کے ظہور سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یاد تازہ ہو جائے گی۔ یہ علامت بھی آپ کے اندر کامل طور پر پوری ہوئی اور وہ بزرگ جنہوں نے عظیم باپ اور عظیم بیٹے دونوں کا زمانہ پایا تھا انہوں نے اس کی تصدیق کی۔ چنانچہ اس موقع پر حضرت مولوی شیر علی ..... جنہوں نے دونوں دور دیکھے تھے اپنی ایک گواہی اس طرح پر دی جس کا تعلق حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد سیدنا محمود ...... کی پہلی پبلک تقریر سے ہے۔ حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

"ایک اور واقعہ جس کا میں اس مضمون میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ حضور (حضرت مصلح موعود۔ ناقل) کی پہلی تقریر ہے جو حضور (حضرت مصلح موعود۔ ناقل) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد پہلے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر کی۔ یہ جلسہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ...... حضور کے دائیں طرف سٹیج پر رونق افروز تھے۔ سٹیج کا رخ جانب شمال تھا۔ اس تقریر کے متعلق دو باتیں خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں:۔

اول عجیب بات یہ تھی کہ اس وقت آپ کی آواز اور آپ کی ادا اور آپ کا لہجہ اور طرز تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز اور طرز تقریر سے ایسے شدید طور پر مشابہ تھے کہ اس وقت سننے والوں کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو ابھی تھوڑا عرصہ ہی ہوا تھا ہم سے جدا ہوئے تھے یاد تازہ ہو گئی۔ اور سامعین میں سے بہت ایسے تھے جن کی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس آواز کی وجہ سے جو ان کے پسر موعود کے ہونٹوں سے اس وقت اس طرح پہنچ رہی تھی جس طرح گراموفون سے ایک نظروں سے غائب انسان کی آواز پہنچتی ہے آنسو جاری ہو گئے اور ان آنسو بہانے والوں میں ایک خاکسار بھی تھا۔

اگر یہ کہنا درست ہے کہ انسان کی روح دوسرے پر اترتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح آپ پر اتر رہی تھی اور اس بات کا اعلان کر رہی تھی کہ یہ ہے میرا پیارا بیٹا جو مجھے بطور رحمت کے نشان کے دیا گیا تھا اور جس کی نسبت یہ کہا گیا تھا کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا" (الفضل ۵ نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۶)

وہ مبارک رؤیا جو حضرت مصلح موعود ...... نے ۵، ۶ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی رات لاہور میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی واقع ٹمپل روڈ میں دیکھی تھی اس میں آپ کی زبان پر جو کلمات من جانب اللہ

جاری ہوئے وہ یہ تھے:۔

"وَاَنَا الْمَسِیحُ الْمَوْعُودُ مَثِیلُہٗ وَ خَلِیفَتُہٗ"

یعنی میں بھی مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں اس رؤیا کی تعبیر بھی رؤیا کے اندر ہی حضور کو بتا دی گئی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"میں کہتا ہوں کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا اور اس کا کیا مطلب ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اس وقت معاً میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں کہ مثیلہٗ میں اس کا نظیر ہوں و خلیفتہٗ اور اس کا خلیفہ ہوں۔ یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کو کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا اس کے مطابق اور اسے پورا کرنے کے لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا ہے اور مطلب یہ ہے کہ اس کا مثیل ہونے اور اس کا خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں مَیں بھی مسیح موعود ہی ہوں کیونکہ جو کسی کا نظیر ہو گا اور اس کے اخلاق کو اپنے اندر لے لے گا وہ ایک رنگ میں اس کا نام پانے کا مستحق بھی ہو گا" (تاریخ احمدیت جلد نمبر ۹ صفحہ ۴۹۵)

اسی طرح ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا:۔

"رؤیا میں میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ

انا المسیح الموعود مثیلہٗ و خلیفتہٗ

میں بھی مسیح موعود ہوں یعنی مسیح موعود کا مثیل اور اس کا خلیفہ اور میں نے بتایا ہے کہ خواب میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اس پیشگوئی کا مصداق ہوں جو آپ نے ایک موعود کے متعلق فرمائی تھی اور جس کے متعلق بتایا تھا کہ وہ حسن و احسان میں میرا نظیر ہو گا۔ اور یہ وہی پیشگوئی ہے جو مصلح موعود کے متعلق ہے" (الموعود صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷)

زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا

مصلح موعود کی ایک علامت یہ تھی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے بڑی شان سے پوری فرمائی۔ جب آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو بڑی تیزی سے دین حق کی اشاعت ہوئی اور ۱۹۴۴ء تک ۳۴ ممالک تک تحریک احمدیت پھیل گئی اور مصلح موعود کی زندگی کے آخری ایام ۱۹۶۵ء تک ۴۵ سے زائد ممالک میں احمدیت کا نور پھیل گیا یہ ایک غیر معمولی کام تھا جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورا ہوا اور پیشگوئی کے اس حصہ کو پورا کرنے کا موجب بنا۔

اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا

مصلح موعود کی ایک علامت یہ بیان کی گئی تھی کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ حضرت مصلح موعود...... فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو بھی میرے ذریعہ سے پورا کیا اول تو اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ ان قوموں کو ہدایت دی جن کی طرف مسلمانوں کو کوئی توجہ ہی نہیں تھی اور وہ نہایت پست حالت میں تھیں وہ اسیروں کی سی زندگی بسر کرتی تھیں" (الموعود صفحہ ۱۵۵)

ان اقوام میں خاص طور پر افریقہ کی اقوام شامل ہیں جنہیں روحانی طور پر آزادی دلانے کا آپ موجب بنے اس کے علاوہ ظاہری طور پر بھی آپ متعدد اقوام کی رستگاری کا موجب بنے اور انہیں آزادی دلائی یا انہیں آزادی دلانے کی موثر تحریک کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ پاکستان کی آزادی ہو یا فلسطین کی آزادی کا معاملہ ہو۔ کشمیری مظلوم لوگوں کا مسئلہ ہو یا عرب ریاستوں کی آزادی کا قصہ ہو ہر جگہ اور ہر معاملہ میں آپ نے مخلصانہ اور بار آور کوششیں فرمائیں۔ آپ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"غرض کشمیر کے لوگوں کو جو کچھ ملا وہ میری جدوجہد کے نتیجہ میں ملا"

حضرت مصلح موعود...... کی قیادت میں پاکستان اور کشمیر کی آزادی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی قربانیوں اور کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے حکیم احمد دین صاحب صدر جماعت المشائخ سیالکوٹ لکھتے ہیں:۔

"اس وقت تمام مسلم جماعتوں میں سے احمدیوں کی قادیانی جماعت نمبر اول پر جا رہی ہے۔ وہ قدیم سے منظم ہے نماز' روزہ وغیرہ امور کی پابند ہے...... قیام پاکستان کے لئے مسلم لیگ کو کامیاب بنانے کے لئے اس کا ہاتھ بہت کام کرتا تھا۔ جہاد کشمیر میں مجاہدین آزاد کشمیر کے دوش بدوش جس قدر احمدی جماعت نے خلوص اور دردِ دل سے حصہ لیا ہے اور قربانیاں کی ہیں ہمارے خیال میں...... کسی دوسری جماعت نے..... ابھی تک ایسی جرأت اور پیش قدمی نہیں کی" (رسالہ قائد اعظم بابت ماہ جنوری ۱۹۴۹ء)

پیشگوئی کے اس حصہ کے پورا ہونے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ حضرت مصلح موعود...... کے دور میں اکثر ممالک جو محکوم اور دیگر اقوام کے زیر تسلط ایک لمبے عرصہ سے چلے آ رہے تھے انہیں آزادی کی نعمت ملی۔ اور اس طرح یہ ممالک غلامی کی زندگی سے آزاد ہوئے۔ دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ پہلو بھی بڑی شان سے پورا ہوتا ہوا نظر آتا ہے حضرت مصلح موعود........ کے عہد مبارک (۱۹۱۴ء تا ۱۹۶۵ء) میں اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر کار فرما نظر آتی ہے۔ چنانچہ براعظم افریقہ جس کے اکثر ممالک غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اس عرصہ

میں ۳۱ ممالک ایسے ہیں جنہوں نے آزادی کی نعمت حاصل کی براعظم ایشیا کے بھی اکثر ممالک غیر ملکی تسلط میں تھے۔ ان میں سے ۱۴ ممالک آپ کے دور خلافت میں آزاد ہوئے۔

وہ علوم ظاہری سے پُر کیا جائے گا علوم ظاہری سے کیا مراد ہے؟ حضرت مصلح موعود نے اس کے متعلق خود فرمایا:۔

"پس پیشگوئی کے ان الفاظ کا کہ وہ علوم ظاہری سے پر کیا جائیگا یہ مفہوم ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علوم دینیہ اور قرآنیہ سکھلائے جائیں گے اور خدا اس کا معلم ہو گا"

(الموعود صفحہ ۷۶)

علوم ظاہری سے مراد علوم قرآنیہ ہیں اور یہ علوم خدا تعالیٰ نے مصلح موعود کو سکھائے یہ علامت بھی حضرت مصلح موعود .... میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ خود خدائے علیم و خبیر نے آپ کو علوم قرآنیہ و معارف لدنیہ سے مالا مال فرمایا۔ چنانچہ آپ اپنے زمانہ طالب علمی میں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان علوم کے کشفی طور پر سکھائے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک وجود میرے سامنے آگیا اور کہنے لگا میں خدا کا فرشتہ ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ میں تمہیں سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھاؤں۔ میں نے کہا۔ سکھاؤ۔ وہ سکھاتا گیا سکھاتا گیا اور سکھاتا گیا۔ یہاں تک کہ جب وہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِيْنُ تک پہنچا تو کہنے لگا آج تک جس قدر مفسرین گزرے ہیں ان سب نے یہیں تک تفسیر کی لیکن میں تمہیں آگے بھی سکھانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا سکھاؤ۔ چنانچہ وہ سکھاتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر اس نے مجھے سکھا دی"

(الموعود صفحہ ۸۴، ۸۵)

اس کشف کا نتیجہ کیا ہوا؟ حضرت مصلح موعود....... اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ رؤیا اصل میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بیج کے طور پر میرے دل اور دماغ میں قرآنی علوم کا ایک خزانہ رکھ دیا ہے۔ چنانچہ وہ دن گیا اور آج کا دن آیا کبھی کسی ایک موقع پر بھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے سورۃ فاتحہ پر غور کیا ہو یا اس کے متعلق کوئی مضمون بیان کیا ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئے سے نئے معارف اور نئے سے نئے علوم مجھے عطا نہ فرمائے گئے ہوں" (الموعود صفحہ ۸۵)

سورۃ فاتحہ کے معارف کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے تفسیر کبیر جلد اول بیان فرمودہ حضرت مصلح موعود......

مطالعہ کے لائق ہے اس سے ایک قاری کو تائیدات الٰہیہ کا یقین ہو جائے گا۔ اور اسی پیشگوئی کے اس پہلو کو وہ اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا ہوا مشاہدہ کرے گا۔ سورہ فاتحہ اُمّ القرآن ہے پورے قرآن کا خلاصہ ہے۔ درحقیقت اس کی تفسیر سکھائے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پورے قرآن کے علوم و معارف پر آگہی عطا فرمادی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے قرآن کریم کے تمام مشکل مضامین مجھ پر حل کر دیئے ہیں .... اب قرآن کریم میں کوئی بات ایسی موجود نہیں جس کے مضمون کو میں ایسے واضح طور پر نہ بیان کر سکوں کہ دشمن سے دشمن کے لئے بھی اس پر اعتراض کرنا ممکن ہو"

(الموعود صفحہ ۸۵، ۸۶)

یہ محض دعویٰ ہی نہ تھا بلکہ واقعات و حقائق کی دنیا نے اس دعویٰ کو سچا ثابت کر دکھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ۱۹۰۸ء میں صرف انیس سال کی عمر میں آپ نے جو تقریر فرمائی اس کے متعلق ایڈیٹر الحکم حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی ...... نے لکھا:۔

"بلا مبالغہ صاحبزادہ صاحب کی تقریر میں قرآن مجید کے حقائق و معارف کا سادہ اور مسلسل الفاظ میں ایک خزانہ تھا" (الحکم جوبلی نمبر دسمبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۶۷)

حضرت مولوی شیر علی ...... نے اس تقریر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول ...... کا ارشاد اس طرح بیان فرمایا ہے:۔

"فرمایا کہ میاں صاحب نے بہت سی آیات کی ایسی تفسیر کی ہے جو میرے لئے بھی نئی تھی"

(الفضل ۵ نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۶ نیز تشحیذ الاذہان جنوری ۱۹۰۹ء)

خدا تعالیٰ نے علوم قرآنیہ نشان کے طور پر آپ کو عطا فرمائے تھے۔ اور آپ نے انہیں نشان کے طور پر لوگوں کے سامنے بڑی تحدی کے ساتھ چیلنج کے طور پر پیش فرمایا۔ چنانچہ آپ نے دیوبندی علماء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

" ان مولویوں کو میں اپنے مقابلے میں بلاتا ہوں۔ اگر وہ آئے تو دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک ادنیٰ غلام کے مقابلہ میں ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ان کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی۔ ان کے دماغوں پر پردے پڑ جائیں گے اور وہ کچھ نہیں لکھ سکیں گے۔ اگر انہیں ہمت اور جرأت ہے تو مقابلہ پر آئیں" (الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء)

پھر آپ نے ۱۹۴۴ء میں اس چیلنج کو وسیع اور عام کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا اور وہ چشمہ روحانی جو میرے سینہ میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعوی کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہے تو میں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے" (الموعود صفحہ ۲۱۰، ۲۱۱)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:۔

"میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ بے شک ہزار عالم بیٹھ جائیں اور قرآن مجید کے کسی حصہ کی تفسیر میں میرا مقابلہ کریں مگر دنیا تسلیم کرے گی کہ میری تفسیر ہی حقائق و معارف اور روحانیت کے لحاظ سے بے نظیر ہے" (رسالہ الفرقان اپریل ۱۹۴۴)

اغیار و مخالفین کا اعتراف حقیقت

حضرت مصلح موعود .... کو جو خدا تعالیٰ نے علوم و معارف عطا فرمائے تھے اس کا اقرار اغیار و مخالفین کو بھی کرنا پڑا۔ چنانچہ مولانا ظفر علی خانصاحب ایڈیٹر زمیندار نے لکھا کہ:۔

"اے احراریو! کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے تمہارے پاس کیا دھرا ہے؟ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔"

("ایک خوفناک سازش" از مولانا ظفر علی صفحہ ۱۹۶ بحوالہ الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۷)

مولانا عبدالماجد دریا آبادی کے موقر رسالہ "صدق جدید" لکھنؤ مجریہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۵ء میں مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا ہے۔

"دوسرے عقیدے ان کے جیسے بھی ہوں قرآنی علوم، قرآن کی عالمگیر اشاعت اور دین کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا صلہ اللہ انہیں عطا فرمائے اور ان کی خدمات کے طفیل ان کے ساتھ عام معاملہ درگذر کا فرمائے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی بلند و ممتاز مرتبہ ہے" (صدق جدید لکھنؤ نومبر ۱۹۶۵)

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

فتح نمایاں کی نوید

حضرتِ مصلحِ موعود کی تحریکِ جدید
آج ہر ملک میں ہے رشد و ہدایت کی کلید

جس کے سایہ میں چلی آئی ہیں اقوام جہاں
دیکھ کر دین کی رخشندہ بہاروں کی نوید

جس بھلے دور میں ظاہر ہوا "رحمت کا نشاں"
خوش نصیبی سے ملا ہم کو وہی دورِ سعید

ہے وہی مے، وہی میخانہ توحید قدیم
آج ساقی کی مگر بزم میں ہے شانِ جدید

جو بھی اس بزم سے محروم ہے بد قسمت ہے
بات سچی ہے یہی کہتا ہوں میں قولِ سدید

جس نے دیکھا ہے بصیرت کی نگاہوں سے اسے
اس جہاں میں ہی میسر ہے اسے خلد کی دید

ہم ہیں انصار اسی دینِ متیں کے شبیرؔ
جس کو اللہ نے دی فتحِ نمایاں کی نوید

چوہدری شبیر احمد

سعیٔ عمل کے پُر حکمت اور رُوح پرور ارشادات

سیدنا حضرت مصلح موعود...... کی بعض اہم نصائح

مرتبہ: مکرم ملک رفیق احمد مربی سلسلہ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفتہ المسیح الثانی المصلح الموعود...... اپنے دور امامت میں احباب جماعت احمدیہ کے اندر سعیٔ عمل کا جذبہ پیدا کرتے رہے جس سے ایک نئے عزم اور ولولہ سے جماعت کا قدم آگے بڑھتا رہا ہے۔ یہاں آپ کی تقریروں اور تحریروں سے ارشادات دئے جا رہے ہیں جو جماعت احمدیہ کی غیر معمولی ترقیات کا موجب بنے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کے افراد کو شکاری پرندے بننا چاہئے۔ انہیں وہ باز بننا چاہئے جو روحانی لحاظ سے اپنے شکار پر حملہ آور ہوتا اور اسے اپنے قبضہ و تصرف میں لے آتا ہے۔ چوہوں کی طرح اپنی بلوں میں سر چھپانے والی قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی بلکہ کامیاب وہی قوم ہوا کرتی ہے جو بازوں اور شکروں کی طرح ہوتی ہے"

(مشعل راہ صفحہ ۲۶۱)

دینی تعلیم کے حصول کے لئے رہنمائی

آپ نہایت دلنشیں انداز میں یہ نصیحت فرماتے ہیں:

"پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی جماعت کے تمام افراد کو دوسروں کے دلائل سے آگاہ رکھیں اور ہر فرد کے یہ ذہن نشین کریں کہ دوسرا کیا کہتا ہے اور اس کے اعتراضات کا کیا جواب ہے اور میں اس غرض کے لئے انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ سے کہتا ہوں کہ وہ سال میں ایک ایسا ہفتہ مقرر کریں جس میں انکی طرف سے یہ کوشش ہو کہ وہ جماعت کے ہر فرد کو نہ صرف اپنی جماعت کے مسائل سے آگاہ کریں بلکہ یہ بھی بتائیں کہ دوسروں کے کیا کیا اعتراضات ہیں اور ان اعتراضات کے کیا کیا جوابات ہیں۔ یہ تعلیم کا سلسلہ زبانی ہونا چاہئے اور پھر زبانی ہی ان کا امتحان بھی لینا چاہئے تا جماعت میں بیداری پیدا ہو اور وہ دوسروں کے ہر حملہ سے اپنے آپ کو پوری ہوشیاری سے بچا سکے۔ مگر یہ نہ ہو کہ تم اپنی کتابیں پڑھنی

چھوڑ دو اور دوسروں کی کتابیں پڑھنے میں ہی مشغول ہو جاؤ۔ پہلے اپنے سلسلہ کی کتابیں پڑھو۔ ان کو یاد کرو۔ ان کے مضامین کو ذہن نشین کرو اور جب تم اپنے عقائد میں پختہ ہو جاؤ تو مخالفوں کی کتابیں پڑھو مگر چوری چھپے نہ پڑھو بلکہ علی الاعلان پڑھو اور سب کے سامنے پڑھو اور پھر مخالف دلائل کو پوری مضبوطی سے رد کرو اور دوسروں کے مقابلہ میں ایک شیر کی طرح کھڑے ہو جاؤ۔"

(مشعل راہ صفحہ ۲۶۳)

تنظیموں میں شامل نہ ہونا قومی جرم ہے

تنظیموں میں شرکت کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

"دوستوں کو معلوم ہے کہ میں نے جماعت کو تین حصوں میں منظم کرنے کی ہدایت کی تھی۔ ایک حصہ اطفال الاحمدیہ کا یعنی پندرہ سال تک کی عمر کے لڑکوں کا ایک حصہ خدام الاحمدیہ کا یعنی سولہ سال سے چالیس سال تک کی عمر کے نوجوانوں کا اور ایک حصہ انصار اللہ کا جو چالیس سال سے اوپر کے ہوں خواہ کسی عمر کے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ نوجوان جو خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے کی عمر رکھتا ہے لیکن وہ اس میں شامل نہیں ہوا اس نے ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے اور اگر کوئی شخص ایسا ہے جو چالیس سال سے اوپر کی عمر رکھتا ہے مگر وہ انصار اللہ کی مجلس میں شامل نہیں ہوا تو اس نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے اور اگر کوئی بچہ اطفال احمدیہ میں شامل ہونے کی عمر رکھتا تھا اور اس کے ماں باپ نے اسے اطفال احمدیہ میں شامل نہیں کیا تو اس کے ماں باپ نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے"

(مشعل راہ صفحہ ۲۴۴)

جماعتی تنظیموں میں محض شامل ہونا کافی نہیں بلکہ اپنے اعمال کو ان مجالس کے اغراض و مقاصد کے مطابق بنانے کی ضرورت ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"صرف ان مجالس میں شامل ہونا کافی نہیں بلکہ اپنے اعمال ان مجالس کے اغراض و مقاصد کے مطابق ڈھالنے چاہئیں۔ خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال سے خدمت احمدیت کو ثابت کردیں۔ انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال سے دین کی نصرت نمایاں طور پر کریں اور اطفال احمدیہ کا فرض ہے کہ ان کے اعمال اور ان کے اقوال تمام کے تمام

احمدیت کے قالب میں ڈھلے ہوئے ہوں جس طرح بچہ اپنے باپ کے کمالات کو ظاہر کرتا ہے اسی طرح وہ احمدیت کے کمالات کو ظاہر کرنے والے ہوں۔ یہی غرض اس نظام کو قائم کرنے کی ہے"

(مشعل راہ صفحہ ۲۴۸۔۲۴۹)

نماز کی پابندی کے لئے نصیحت

ہم میں سے ہر ایک پر نماز باجماعت کی پابندی لازم ہے۔ حضرت مصلح موعود...... اس امر کی نصیحت کرتے ہوئے نہایت دلنشین انداز میں بیان فرماتے ہیں:۔

"جب میں کہتا ہوں کہ نماز کی پابندی کی جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم پانچ نمازوں میں سے چار پڑھو یا ہفتہ کی ۳۵ نمازوں میں سے ۳۴ پڑھو یا سال بھر کی ۱۸۰۰ نمازوں میں سے ۱۷۹۹ نمازیں پڑھو اس کو پابندی نہیں کہتے۔ جب میں کہتا ہوں کہ نمازوں کی پابندی کی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تم سال کی ۱۸۰۰ نمازیں پوری کی پوری پڑھو۔ جسم فاقہ برداشت کر سکتا ہے لیکن روح فاقہ برداشت نہیں کر سکتی...... بعض لوگ دس دس بارہ بارہ دن کے فاقہ کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں لیکن روح ایک لطیف چیز ہے جو ایک فاقہ بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر سال میں ایک نماز بھی چھوڑ دی جائے تو روح مر جائے گی اس وجہ سے علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی نماز کی قضا نہیں۔"

(مصباح دسمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۱۵)

نیا عزم اور سعی عمل

"تم اگر نیک کاموں میں سرگرمی سے مشغول ہو جاؤ تو میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ لوگوں پر اس کا اثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع کر سکتا ہے۔ سورج مغرب کی بجائے مشرق میں ڈوب سکتا ہے۔ مگر یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نیک کام کو جاری کیا جائے اور وہ ضائع ہو جائے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ تم نیک کام کرو اور خدا تمہیں قبولیت نہ دے۔"

(مشعل راہ صفحہ ۲۶)

آپ کی ایک نظم میں نصیحت کا نہایت محبت بھرا انداز ہے آپ فرماتے ہیں:

میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پر راضی ہوں اور ان کی نگاہ رہے نیچی
وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر شیروں کی طرح غراتے ہوں
ادنیٰ سا قصور اگر دیکھیں تو منہ میں کف بھر لاتے ہوں
وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں پر امید لگائے بیٹھے ہوں
وہ ادنیٰ ادنیٰ خواہش کو مقصود بنائے بیٹھے ہوں
شمشیر زباں سے گھر بیٹھے دشمن کو مارے جاتے ہوں

(از کلام محمود صفحہ ۱۴۲)

بقیہ از صفحہ ۲۵:-

علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر "نگار" نے آپ کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن جو کہ تفسیر کبیر کے نام سے شائع ہو چکی ہے کے متعلق لکھا:-

"یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کا تبحر علمی، آپ کی وسعت نظر، آپ کی غیر معمولی فراست آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے" (ملاحظات نیاز فتحپوری صفحہ ۱۳۵ بحوالہ الفضل ۱۹ فروری ۱۹۷۶ء)

حضرت مصلح موعود ...... نے اللہ تعالیٰ کی تائید سے دو سو سے زائد چھوٹی بڑی تصنیفات فرمائیں جو متنوع مضامین پر مشتمل ہیں۔ یہ کتب تاریخ، سیاست، عقائد، تفسیر، سیرت، شعروادب پر مشتمل ہیں یہ کتب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو غیر معمولی فہم و تدبر اور علم قرآن عطا کئے جانے پر زندہ ثبوت ہیں آپ فرماتے ہیں:-

"دنیا کا کوئی فلاسفر، دنیا کا کوئی پروفیسر، دنیا کا کوئی ایم اے ہی کیوں نہ ہو اور خواہ وہ کسی علم کا جاننے والا ہو خواہ وہ فلسفہ کا ماہر ہو خواہ وہ منطق کا ماہر ہو، خواہ وہ دنیا کے کسی علم کا ماہر ہو میرے سامنے اگر قرآن اور (دین) پر اعتراض کرے تو نہ صرف میں اس کے اعتراض کا جواب دے سکتا ہوں بلکہ خدا کے فضل سے اس کا ناطقہ بند کر سکتا ہوں۔ دنیا کا کوئی علم نہیں جس کے متعلق خدا نے مجھ کو معلومات نہ بخشی ہوں" (الفضل ۱۹ فروری ۱۹۵۶)

پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق یہ صرف چند علامات بیان کی گئی ہیں جن سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچتی ہے کہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور آپ کے بابرکت وجود سے ہوا اور یہ پیشگوئی دین حق کی صداقت اور عظمت کو بھی ثابت کرتی ہے۔

مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

مرسلہ : مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب منتظم عمومی

مجلس مقامی کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۹۸ء کو بیت الناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں منعقد ہوا۔ اس سے قبل ربوہ میں بلاک وائز اجتماعات منعقد کروائے گئے تھے۔ ۲۸ نومبر کے روز علی الصبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کے تمام حلقوں سے انصار جوق در جوق اجتماع میں شمولیت کے لئے بیت الناصر میں پہنچنا شروع ہو گئے۔

افتتاحی اجلاس

پہلے اجلاس کی کارروائی بوقت ۸-۳۰ بجے صبح مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم ارشاد وقف جدید کی زیر صدارت شروع ہوئی مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد منتظم تربیت نے تلاوت قرآن کریم کی جس کے بعد مکرم زعیم اعلیٰ صاحب کی قیادت میں تمام انصار نے کھڑے ہو کر مجلس کا عہد دوہرایا۔ مکرم غلام سرور صاحب طاہر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا شیریں کلام پڑھ کر سنایا بعدہ صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا آپ نے اپنی تقریر میں سورۃ آل عمران کی ایک آیت کی تفسیر کرتے ہوئے انصار کو امربالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ تمام انصار کو اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہیئے آخر میں آپ نے تمام انصار سے یہ عہد لیا کہ وہ حکمت کے ساتھ نیکی کا حکم دیں گے۔ اور ناپسندیدہ باتوں پر علیحدگی میں سمجھانے کی کوشش کریں گے۔ اس خطاب کے بعد دعا ہوئی اور اجتماع کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔

پروگرام کے مطابق سب سے پہلے مکرم نصراللہ خان صاحب ناصر ایم۔ اے ایڈیٹر رسالہ انصاراللہ ربوہ نے ایفائے عہد کے موضوع پر ۱۵ منٹ کے لئے درس قرآن کریم دیا۔ آپ نے بڑے پر اثر انداز میں آیات قرآنی کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ایفائے عہد کی تعلیم اور شاندار دینی روایات کی طرف انصار کو توجہ دلائی۔ بعدہ مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد نے نماز باجماعت کے موضوع پر درس حدیث دیا۔ آخر میں مکرم مرزا محمد افضل صاحب نے باہمی اخوت و محبت کے موضوع پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سنائے۔ اجلاس اول کے پہلے مقرر مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب قائد اشاعت نے تلقین عمل کے موضوع پر تقریر کی اور بڑے دلچسپ انداز میں قبولیت دعا سے متعلق واقعات بیان کر کے احباب کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔ اجلاس اول کی دوسری تقریر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے "دعوۃ الی اللہ اور انصاراللہ" کے موضوع پر کی۔ آپ نے انصاراللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بڑے پر حکمت انداز میں توجہ دلائی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم عبدالسلام صاحب طاہر استاذ الجامعہ نے "مصائب میں الٰہی جماعتوں کا

کردار" کے موضوع پر کی۔ اور قرآن کریم کی روشنی میں واقعات انبیاء کے حوالے سے مصائب و مشکلات میں ثابت قدمی دکھانے اور جماعت احمدیہ کے روشن مستقبل سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان کر کے احباب کو ایسے حالات میں صبر و استقلال اور دعاؤں سے اپنی راتوں کو زندہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

علمی مقابلہ جات

اجلاس اول کی کاروائی اپنے اختتام کو پہنچی تو تمام حاضرین کی خدمت میں مجلس مقامی کی طرف سے چائے پیش کی گئی۔ وقفہ کے دوران احاطہ بیت الناصر میں ہی علمی مقابلہ جات منعقد کروائے گئے۔ جن میں تلاوت قرآن کریم۔ نظم اور تقریری مقابلہ جات شامل تھے۔ اور درج ذیل احباب انعام کے حقدار قرار پائے۔

۱۔ تلاوت قرآن کریم اول: مکرم عبدالروٗف بھٹی صاحب۔ دوم: مکرم محمد ارشد قریشی صاحب۔ سوم: مکرم سرور احمد صاحب دارالعلوم وسطی۔

۲۔ نظم اول: مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب۔ دوم: مکرم محمد ایوب بٹ صاحب۔ سوم: مکرم سرور احمد صاحب دارالعلوم وسطی۔

۳۔ تقریر اول: مکرم محمد طارق محمود صاحب دارالعلوم شرقی۔ دوم: مکرم غلام محمد صاحب دارالعلوم شرقی۔ سوم: مکرم صوبیدار شاکر حسین صاحب دارالیمن شرقی۔

اجلاس دوم

اجلاس دوم پروگرام کے مطابق ٹھیک ساڑھے بارہ بجے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ مکرم عبدالسلام ظافر صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منظوم کلام بڑی خوش الحانی سے سنایا۔ بعد ازاں مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری زعیم اعلیٰ انصاراللہ ربوہ نے مجلس کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ جہاں تک آج کے اجتماع کی حاضری کا تعلق ہے۔ اس کے لئے زعماء بلاک لیڈر صاحبان اور منتظمین حلقہ جات نے پوری کوشش کی۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس اجتماع میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد تقریباً پندرہ صد ہے۔ اور ۱۲ نو مبائعین بھی شامل ہیں۔

رپورٹ کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان نے سالانہ کھیلوں میں اول دوم آنے والے درج ذیل احباب میں انعامات تقسیم فرمائے۔

سائیکل ریس مکرم چوہدری محمد افتخار احمد صاحب ناصر آباد اول: مکرم رفیق احمد صاحب دارالفضل غربی

دوم: سلو سائیکلنگ مکرم ریاض احمد جہ صاحب فیکٹری ایریا اول: مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب دارالصدر

شرقی دوم: سو میٹر دوڑ مکرم ظفر احمد صاحب دارالیمن شرقی اول: مکرم نور احمد علوی صاحب دوم کلائی پکڑنا

مکرم مبارک احمد علوی صاحب دارالیمن شرقی اول: مکرم ظہور احمد پال صاحب نصیر آباد عزیز دوم: رسہ کشی زعیم صاحب نصیر آباد عزیز اول: زعیم صاحب ناصر آباد شرقی دوم: رسہ کشی بلاکس بلاک لیڈر صاحب نصیر بلاک اول: بلاک لیڈر صاحب طاہر بلاک دوم والی بال مکرم رفیق احمد خان صاحب کیپٹن اول: مکرم ماسٹر محمد ارشد صاحب کیپٹن دوم:

پیغام رسانی مکرم ملک اللہ بخش صاحب صدر بلاک ب اول: مکرم محمد اقبال جاوید صاحب طاہر بلاک دوم:

مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان نے تقسیم انعامات کے بعد احباب سے سوا گھنٹہ تک اختتامی خطاب فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ آپ نے انصار کو ان کے مختلف شعبہ جات کے تحت ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ اجتماعات تعلیم و تربیت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہوتے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اور جو باتیں سنتے ہیں ان پر عمل پیرا ہوں۔ وعظ و نصیحت کا نظام مسلسل جاری رہنا چاہیئے۔ استقامت اور کوشش میں فرق نہیں آنا چاہیئے۔

۲۔ آپ نے انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ جو وقت گذر گیا ہے۔ اور جو کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ ان کی تلافی کرنی ہوگی۔ اور آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ اور اس ضمن میں سب سے پہلے قرآن کریم کے ساتھ اپنے تعلق کو بڑھائیں۔ ناظرہ نہیں آتا تو ناظرہ پڑھیں۔ ترجمہ نہیں آتا تو ترجمہ پڑھیں۔ قرآن کریم پڑھتے ہوئے ترجمہ ساتھ ضرور پڑھیں۔ اور قرآن کریم سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کے لئے عربی زبان سیکھیں۔ پھر تفاسیر موجود ہیں انہیں پڑھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آپ میں سے ہر ایک اپنے گھر کا نگران ہے اور آپ سے اس نگرانی کے متعلق پوچھا جائیگا۔ ان ہی نسلوں نے آگے چل کر جماعت کی ذمہ داریوں کو اٹھانا ہے اگر آپ نے ان کو قرآن کریم نہ پڑھایا۔ تو وہ کچھ بھی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ آپ نے قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث پڑھ کر تعلیم القرآن کی طرف توجہ دلائی۔

۳۔ آپ نے اپنے خطاب میں قیام نماز کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ قیام نماز کے سلسلہ میں انصاراللہ کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے۔ اور متعدد مثالیں دے کر آپ نے نماز باجماعت کی اہمیت کو واضح کیا۔

۴۔ آپ نے مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ اس میں بہت کمی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انصار خود بھی کتب خرید کر پڑھیں۔ نیز مجلس انصاراللہ کے تحت منعقد ہونے والے امتحانات میں باقاعدگی کے ساتھ شرکت کریں۔

(باقی صفحہ ۴۰ پر)

سیاح نبی

حضرت مسیح علیہ السلام کا سفر بلاد کشمیر و متفرق مقامات

تحقیق و تحریر: مکرم مظفر چوہدری صاحب

(۱۲۔ آخری قسط)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"....... یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کا سیر کیا ہو گا اور پھر جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے۔"

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۷۰)

نکولس نوٹووچ بھی نیپال کے پہاڑی علاقوں میں مسیح علیہ السلام کے سفروں کا ذکر کرتا ہے۔ "نماتھا ناما بولی" میں بھی عیسیٰ ناتھ کے ہمالیہ میں سفر کا ذکر ہے۔ مگر ابھی تک تفصیلی طور پر کسی نے اس نکتہ نظر سے نیپال کا جائزہ نہیں لیا۔

تِلِ ایشو

نیپال کی ایک نیم خود مختار ریاست مُستَنگ میں ایک چوٹی جو ۷۱۳۲ میٹر بلند ہے تِل ایشو کہلاتی ہے۔ مُستَنگ ڈسٹرکٹ میں ایک ٹریک غیارو اور براگہ سے ہو کر کھانگ سر جاتا ہے۔ کھانگ سر سے ایک راستہ تِل ایشو کی چوٹی کی طرف جاتا ہے۔ اس چوٹی سے منسوب ایک جھیل تِل ایشو تِل کہلاتی ہے۔ اور ایک درہ جو کہ ۵۰۹۹ میٹر بلند ہے "تِل ایشو لا" کہلاتا ہے۔ اس درے کا دوسرا نام "میسو کنتولا" بھی ہے۔ تِل ایشو تِل جھیل ۴۹۲۰ میٹر کی بلندی پر واقع ہے (یعنی ۱۶۱۴۲ فٹ)

بلتستان میں ایک جھیل یا ندی "عیسیٰ تِل" کہلاتی ہے۔ اسکردو بلتستان میں "عیشو کے درخت" ہیں کاشغر میں عیسیٰ کول (موجودہ عیسک کول) جھیل ہے خپلو (بلتستان) میں ایک مقام "تِل ایس" ہے۔ سوات میں تِل آش مشہور وادی ہے۔ ان سب ناموں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ نیپال کی یہ چوٹی جھیل اور درہ "عیشو" سے منسوب ہو جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سریانی نام ہے۔ سیاحتی کتب میں اس چوٹی کو "TILICHO" لکھا جاتا ہے۔

ایک اور دلچسپ بات یہ ہے۔ کہ نیپال کے پورے اَنّا پُرنا ریجن میں صرف تِل ایشو کی طرف جانے والا ٹریک ہی ایسا ہے جو "متیابدھ" کے مجسموں اور نقوش کی وجہ سے ممتاز ہے۔

...... براگہ گونپا (خانقاہ) میں متیا کا ایک بڑا مجسمہ موجود ہے۔
پینگ کے بدھ معبد میں بھی جو ان دیہات میں سب سے زیادہ بلندی پر واقع ہے پکی مٹی کا متیا کا مجسمہ رکھا گیا ہے اور اس گونپا میں اس کے علاوہ اور کوئی قابل ذکر مجسمہ نہیں۔

مسیح علیہ السلام ترکستان میں

ترکستان کے وسیع و عریض علاقے میں جو سنکیانگ اور کئی ایک ترک آزاد ریاستوں پر مشتمل ہے ایک زمانے تک عیسائیت کو غیر معمولی نفوذ رہا ہے۔ جسے موجودہ محققین "نسطوری اثرات" کہتے ہیں۔ حالانکہ خود اس زمانے کے نسطوریوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ترکستان منگولیا اور سائیبریا میں ان کو جن عیسائی جماعتوں سے پالا پڑا ان کے عقائد ان سے بہت مختلف تھے۔ اور وہ پہلے سے ہی عیسائیت کی طرف میلان رکھتے تھے۔ یہ قدیم عیسائی جماعتیں بعد ازاں اسلام میں جذب ہو گئیں۔ قدیم مسلمان جغرافیہ نویسوں۔ مورخین نسطوری اور ابتدائی کیتھولک مبلغین اور یورپی سیاحوں مثلاً مارکو پولو وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور کیتھولک اور نسطوری مبلغین نے ان کے "کافرانہ" عقائد پر کافی واویلا کیا ہے۔

عیسیٰ کول

کاشغر سے چند سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک وسیع و عریض جھیل ہے جو سردیوں میں بھی منجمد نہیں ہوتی۔ اس جھیل کو آجکل YESSIK KOOL یا عیسک کول کہتے ہیں۔ اور اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ چونکہ یہ منجمد نہیں ہوئی اس لئے اسے ایسک (گرم) کول (جھیل) کہا جاتا ہے۔ حالانکہ انیسویں صدی کے سیاحوں نے اس کو واضح طور پر "عیسیٰ کول" لکھا ہے۔

دیکھئے Travels in upper and lower Amur

اس بات کا ثبوت کہ قدیم عیسائیوں کو اس جھیل سے وابستگی رہی ہے یہ ہے کہ ۱۳۷۴ء میں Catalam Map میں اس کے شمالی ساحل پر ایک عیسائی خانقاہ کی نشاندھی کی گئی ہے۔ جسے "حسب دستور" محققین "نسطوری" قرار دیتے ہیں۔ اس خانقاہ میں متی حواری سے منسوب ہڈیاں موجود تھیں۔

کاشغر میں مزار مریم

امریکی سیاح رورک اپنی کتاب HEART OF ASIA (۱۹۲۹ء) میں لکھتا ہے:

ABOUT SIX MILES FROM KASHGAR IS THE MIRIAM MAZAR. THE SO CALLED TOMB OF THE HOLY VIRGIN MOTHER OF CHRIST. 1P. 69)

ترجمہ: "کاشغر سے چھ میل کے لگ بھگ مریم مزار واقع ہے جو کہ مقدس کنواری والدہ مسیح کا مزعومہ مزار ہے"

ختن

اسی طرح کاشغر سے ۵۱ میل کے فاصلے پر ختن میں "بو مریم" نامی ایک مزار موجود ہے۔ تاہم مقابر کی یہ بحث تحقیق طلب ہے۔

کیا مسیح علیہ السلام جاپان بھی گئے؟

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے نکاسو کی کتاب جاپانی بدھ ازم کے حوالے سے مسیح علیہ السلام کا نام ان علاقوں میں "می شی ہو" ہونا بیان فرمایا ہے۔ یہودی علماء کا خیال ہے کہ قدیم زمانے میں یہودیوں کی ایک ہجرت جاپان کی طرف بھی ہوئی تھی اور جاپان کے بعض علاقے کے لوگوں کے نقوش جسمانی اور کچھ قدیم ریکارڈ کو اس سلسلے میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور اسے یہودی جلاوطنی کا نکتہ آخریں سمجھا گیا ہے۔ (بحوالہ جیوش انسائیکلوپیڈیا زیر لفظ جاپان)

KURTBARNA لکھتے ہیں:

انگریزی حوالہ کا ترجمہ: ایسی رپورٹس ملی ہیں کہ یسوع (علیہ السلام) نے کئی بار جاپان کا سفر کیا۔ ریشم کے قافلوں کا راستہ اس وقت سیدھا جنوبی چین سے ہو کر جاپان کے قریبی ساحل تک جاتا تھا۔ جہاں سے جاپان تک بحری جہازوں کی آمدورفت تھی۔ ہر بار وہ کشمیر واپس لوٹ آئے۔ ابھی تک موجودہ دستاویزات میں آپ کو سیاح نبی بیان کیا جاتا ہے۔

ترجمہ: جاپانی ماخذوں میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یسوع (علیہ السلام) نے ۱۰۶ برس کی عمر میں پھر جاپان کا سفر کیا۔ یہ بیان لندن ٹائمز اور نیویارک ٹائمز جیسے سنجیدہ اخبارات میں مذکور ہے (اور ان کے علاوہ دوسرے اخبارات نے بھی دہرایا ہے) صاف ظاہر ہے کہ جاپان میں اس سے ملتی جلتی تاریخی دستاویزات پائی جاتی ہیں جو کہ ایشیا میں یسوع (علیہ السلام) کی واقعہ صلیب سے بعد کی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں۔

"می شی ہو" لفظ کے بارے میں "جاپان میں قدیم بدھ ازم" کا مصنف لکھتا ہے:

..... August ceremony of the three alters (sandan no Mi shuho) – usually pronounced Mi- shiho, a term for a great number of shingon ceremonies

Ancient budhism in japan vol ii P – 392 – leiden 1935 – (p 1675 s.v mishiho)

مسیح علیہ السلام جھیل بائی کال کے علاقے میں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "ایک اور روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہودی لوگ تاتار میں جلاوطن کر کے بھیجے گئے تھے اور بخارا مرو اور خیوا کے متعلقہ علاقوں میں بڑی تعداد میں موجود تھے .... ڈاکٹر مور کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ تاتاری قوم چوزن یہودی الاصل ہیں۔ اور ان میں اب تک یہودی مذہب کے قدیم آثار پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ ختنہ کی رسم ادا کرتے ہیں۔"

(مسیح ہندوستان میں روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۹۶-۹۷)

ربی بن یامین آف ٹولیڈو نے سائبیریا میں یہودی جماعتوں کی موجودگی اور ان کے بغداد کے مرکز سے رابطے میں ہونے کا ذکر کیا ہے۔

ابتدائی کیتھولک مبلغین اور ان سے قبل نسطوری مبلغین جب جھیل بائی کال کے نواحی علاقوں میں پہنچے تو وہاں کے تاتار قبائل کو انہوں نے عیسائیت سے ملتے جلتے عقائد پر پایا۔ جو تفصیلات ان کو معلوم ہوئیں ان کے مطالعے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حقائق کو چھپایا جا رہا ہے۔ کہانی یہ بنائی گئی ہے کہ جھیل بائی کال کے ایک قبیلے کے سردار کو ایک دن حالت کشف میں ایک عیسائی بزرگ ملا جس نے انہیں عیسائی مذہب قبول کرنے پر آمادہ کیا مختلف بیانات میں تضاد اس کہانی کے "عیسائی ساختہ" ہونے کی دلیل ہے۔ البتہ روسی بائی کال کے علاقے "ارتسک" میں تاتار قبائل میں یہ عام روایت ریکارڈ کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ ایشیا کی سیاحت کے دوران مسیح علیہ السلام جھیل بائی کال پر تشریف لائے اور اس کے ایک جزیرے کی ایک چٹان پر جس کی نشاندہی آج بھی کی جاتی ہے کھڑے ہو کر شمالی علاقے کو برکت دی اور بقول راوی۔ "پھر وہ جنوب کی طرف مڑے اور بائی کال کے اس پار دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ لہرایا اور پکارے کہ اس کے پیچھے کچھ نہیں ہے۔" حوالے کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

> The people have a tradition in connection with this region which they implicitly believe. They say "that Christ visited this part of Asia and ascended this summit, whence he looked down on all the region around. After blessing the country to the northward, he turned towards the south, and looking across the Baikal, he waved his hand, exclaiming, Beyond this there is nothing." Thus they account for the sterility of Daouria, where it is said "no corn will grow."

اس سے مقامی قبائل یہ مراد لیتے ہیں کہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ جنوب میں کوئی فصل نہیں ہو گی۔ راوی لکھتا ہے کہ یہ بات عملاً غلط ہے اور جنوب میں بھی کاشت ہوتی ہے قرین قیاس بات یہ ہے کہ اس مقام پر "رسول بنی اسرائیل" نے اپنے اس سمت میں سفر کے اختتام کا اعلان فرمایا ہو گا کیونکہ آخری یہودی جماعتوں کی نشاندہی مشرقی سائبیریا تک ہی کی گئی ہے۔

UPPER AND LOWER AMOOR. HURST AND BLACKETT. 1860-LONDON

مالابار کے جزیرہ ولیاریٹم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام

فاضل مقالہ نگار لکھتے ہیں:- "ومع وصول القديس توماس الى مليبار توثقت الحلات بينها و بين الروم اكثر مما كانت فى شتى المواقف وقيل ان ملك جزيرة وليار پاٹم زار السيد المسيح عليه السلام فى ايام حياته ولذا حصلت الدعوة المسيحية انتشاراً مرموقاً فى تلك الجزيرة بسرعة فائقة۔"

(مجلہ ثقافة الهند جون ۱۹۵۶ صفحہ ۳۶-۳۷)

ترجمہ: مقدس توما کے مالابار آنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ پہلے کی نسبت بھی مالابار اور روم کے درمیان ہر پہلو سے تعلقات زیادہ پختہ ہو گئے اور بعض روایات کے مطابق تو جزیرہ ولیار پٹم کے بادشاہ نے حضرت مسیحؑ کی زندگی میں ان کی زیارت بھی کی تھی۔ اسی لئے اس جزیرہ میں عیسائیت کو بہت جلد اور غیر معمولی انتشار حاصل ہوا تھا۔"

(حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ہندوستان آنے کے متعلق بھارت اور پاکستان کی دو معتبر تازہ شہادتیں۔ سابق گورنر دروش ریاست چترال کے تحریری بیان کا عکس۔ الفرقان دسمبر ۱۹۵۷ء)

مسیح بہت بڑی عمر تک زندہ رہے

ACCORDING TO TALES CURRENT IN THE DAYS OF PAPIAS, THE LORD LIVED TO A GREAT AGE (aetas Senor)

(EARLY HISTORY OF THE CHRISTIAN CHURCH VOL: 1-P-105)

یوز آسف کی وفات

"........ وہ بہت سے علاقوں اور شہروں میں گیا۔ یہاں تک کہ وہ اس زمین میں آیا جسے کشمیر کہتے ہیں۔ وہ وہاں رہا اور جیا اور اس وقت تک رہا جب تک اجل نے اسے آلیا۔ اور وہ جسد کو چھوڑ کر نور کی طرف اٹھایا گیا۔ اور اپنی موت سے قبل اس نے اپنے شاگرد یابد کو بلایا جو اس کی خدمت کرتا اور اس کی دیکھ بھال کرتا تھا اور وہ تمام امور میں کامل شخص تھا۔ اس لئے اس نے اس کے حق میں وصیت کی اور اس سے کہا کہ میرا دنیا سے اٹھنے کا وقت قریب آگیا ہے۔ للذا تم اپنے فرائض کی حفاظت کرنا اور حق سے کجی نہ کرنا اور نیکی اختیار کرنا۔ پھر اس نے یابد کو حکم دیا کہ اس کے لئے جگہ بنائے اور اس نے اپنے پیر پھیلائے اور اپنا سر مغرب کی طرف کیا اور اس کا رخ مشرق کی طرف کیا۔ پھر اس نے اپنی جان دے دی۔" (اکمال الدین صفحہ ۳۵۹)

یوز آسف شاہزادہ نبی کے احوال تاریخی شواہد و حقائق سے سیاح نبی حضرت مسیح علیہ السلام ہی نظر آتے ہیں۔ جن کے بارہ میں گذشتہ مضامین میں تحقیق پیش کی جا چکی ہے۔

سیاح کی تمثیل

انجیل برنباس میں حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ قول درج ہے: "تم سب مسافر ہو جیسے سیاح۔ کیا سیاحت کرنے والا آدمی اپنے لئے راستہ پر ہل اور کھیت باڑھیاں وغیرہ دنیا کا بے حقیقت سامان تیار کیا کرتا ہے۔ نہیں اور ہر گز نہیں۔ لیکن وہ ہلکی پھلکی چیزیں اپنے ساتھ اٹھا کر چلتا ہے جو راستہ میں فائدہ

اور نفع والی ہوں۔ پس چاہئیے کہ یہ بات تمہارے لئے ایک مثال ہو۔" (انجیل برنباس فصل ۱۷۔ اردو ترجمہ)

قاموس الکتاب اردو میں زیر لفظ توما کی انجیل لکھا ہے:

مسیح نے کہا "تم راہ گیر بنو" یہ الفاظ مسیح کے اس قول سے ملتے ہیں جو ایک کتبے کی صورت میں ایک مسجد میں عربی طغرا میں مرقوم ہیں کہ "زندگی ایک پل ہے۔ تم اس پر سے گذرتے ہو لیکن رہائش کے لئے مکان نہیں بناتے۔" (صفحہ ۲۶۹) نوٹ:۔ یہاں فتح پور سیکری کی مسجد مراد ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مسیح کے معنے بہت سیر کرنے والا ہیں۔ اب ان سے کوئی پوچھے کہ جب وہ آسمان پر ہے تو اس نے سیر کہاں کی ہوگی اور لفظ مسیح کے معنے اس پر کیسے صادق آئیں گے۔ ایک طرف اسے آسمان پر بٹھاتے ہیں دوسری طرف سیاح کہتے ہیں تو اس کی سیاحت کا وقت کونسا ہوا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۹۰)

پھر فرماتے ہیں:

"اب خلاصہ مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سیاح ہونا اس قدر اسلامی تاریخ سے ثابت ہے کہ اگر ان تمام کتابوں میں سے نقل کیا جائے تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ مضمون اپنے طول کی وجہ سے ایک ضخیم کتاب ہو سکتی ہے۔"

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۷-۷۲)

اس مقالے میں جو کئی اقساط پر محیط تھا حضرت مسیحؑ کے مختلف علاقوں میں جانے کے آثار و شواہد یکجا کئے گئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے طویل طبعی عمر پائی اور بالآخر اپنے اس مشن کی انجام دہی کے بعد آپ نے سرینگر کشمیر میں وفات پائی۔

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کریم آباد فیصل آباد کے والد ماجد مکرم میاں فضل کریم صاحب بھیر دی مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۹۹ء کو بعمر ۹۹ سال فیصل آباد میں وفات پا گئے ہیں۔اسی طرح مکرم حافظ صاحب کی خوشدامن مکرمہ امینہ بی بی صاحبہ دارالیمن غربی ربوہ مورخہ ۴ جنوری ۱۹۹۹ء کو بعمر ۷۰ سال وفات پاگئیں ہر دو مرحومین موصی تھے اور انکی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔احباب سے ہر دو کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے ادارہ اس سانحہ ارتحال پر مکرم حافظ صاحب اور جملہ پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

— بقیہ از صفحہ ۸ —

۶۔ " مَنْ لَا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ " (ادب المفرد)

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۷۔ من لَا یَرْحِمِ النَّاس لا یَرْحَمْهُ اللّٰه (احمد. ادب المفرد للبخاری)

جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔

۸۔ من لَمْ یَشْکُرِ الناس لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ (مسند احمد بن حنبل)

جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔

۹۔ مَنْ تَغَنّٰی اَغْنَاهُ اللّٰهُ. وَمَنْ تَعَفَّفَ أَعَفَّهُ اللّٰه. (مسند احمد بن حنبل)

جس نے قناعت اختیار کی اللہ اسے غنی کر دیتا ہے (یعنی غیر اللہ سے) اور جو سوال سے بچا اللہ اسے سوال سے بچا لیتا ہے یعنی خدا اس کا خود کفیل ہو جاتا ہے اور اسکو کبھی غیر اللہ سے سوال کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

بقیہ از صفحہ ۳۳:-

۵۔ آپ نے صحبت صادقین کے لئے حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ اور ترجمتہ القرآن کلاس بذریعہ ایم۔ٹی۔اے سے استفادہ کرنے کی تلقین کی اور فرمایا حضور اب تو ہم سے صرف ٹی۔وی کا بٹن آن کرنے کی دوری پر ہیں۔ اگر یہ بٹن آن نہ کریں تو سارے گھر کو نقصان ہوتا ہے۔

آخر میں آپ نے دعوت الی اللہ کو منظم رنگ میں آگے بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔ اور وعدہ جات تحریک جدید کو گذشتہ سال سے بڑھا کر لکھانے کی تلقین کی۔

تقریر کے بعد آپ نے تمام حاضرین سے کھڑے ہو کر مجلس کا عہد لیا۔ اور اختتامی دعا کروائی اور اس طرح ۲۔۰۰ بجے دوپہر یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ پھر تمام احباب نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے ادا کیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد احاطہ بیت الناصر ہی میں مجلس مقامی کی طرف سے تمام احباب کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ اس طرح یہ پروگرام نہایت خیر و خوبی سے انجام پایا۔ الحمد للّٰہ

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے   کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
میرا دل اس نے روشن کر دیا ہے   اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

(کلام محمود)

نصاب مرکزی امتحانات برائے سال ۱۹۹۹ء

شعبہ تعلیم - مجلس انصاراللہ پاکستان

۱- سہ ماہی اول:- جنوری تا مارچ ۱۹۹۹ء

۱- قرآن کریم پارہ نمبر ۱۸ نصف دوم

۲- کتاب "فتح اسلام" از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۳- کتاب "ملائکۃ اللہ" از حضرت المصلح الموعود

۲- سہ ماہی دوم:- اپریل تا جون ۱۹۹۹ء

۱- قرآن کریم پارہ نمبر ۱۹ نصف اول

۲- کتاب "مسیح ہندوستان میں" از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۳- کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" از حضرت المصلح الموعود

۳- سہ ماہی سوم:- جولائی تا ستمبر ۱۹۹۹ء

۱- قرآن کریم پارہ نمبر ۱۹ نصف دوم

۲- کتاب "ستارہ قیصریہ" از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۳- کتاب "برکات خلافت" از حضرت المصلح الموعود

۴- سہ ماہی چہارم:- اکتوبر تا دسمبر ۱۹۹۹ء

۱- قرآن کریم پارہ نمبر ۲۰ نصف اول

۲- کتاب "ضرورۃ الامام" از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۳- کتاب "اسلام اور دیگر مذاہب" از حضرت المصلح الموعود

Monthly **Ansarullah** Rabwah

EDITOR : NASRULLAH KHAN NASIR

Regd. No. CPL.– 92 February 1999.

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک اہم تحریک

"اب یہ جو پہلو ہے قرآن کریم سے محبت کا اس کے متعلق آجکل میں بہت زور دے رہا ہوں کہ خصوصاً بچوں کو قرآن کریم پڑھنا لکھنا سکھایا جائے۔ اور اس کے معانی بھی ساتھ ساتھ سکھائے جائیں اکثر لوگ جو ناظرہ پڑھا دیتے ہیں وہ کافی نہیں ہے اگر ناظرہ قرآن کے ساتھ ساتھ آپ اس کے معانی بھی کچھ سکھاتے چلے جائیں تو قرآن کریم سے محبت ہونا ایک لازمی بات ہے اب مجھے علم نہیں کہ آپ میں سے کتنے ہیں جو میری قرآن کریم کی کلاس کو غور سے سنتے ہیں یا سن سکتے ہیں یا ان تک پہنچتی بھی ہے کہ نہیں۔ مگر اس کلاس میں جو آنے والے ہیں ان میں کم علم عورتیں بھی ہیں بڑے بڑے صاحب علم مرد بھی ہیں لیکن جب قرآن کریم کو سمجھا کر پڑھایا جائے۔ تو اس سے محبت ہونا ایک لازمی بات ہے۔ آدمی رک ہی نہیں سکتا محبت کے بغیر۔.......

ایسی ایسی معرفت کی باتیں قرآن کریم میں بیان ہیں کہ ناممکن ہے کہ قرآن کریم پڑھیں اور اس سے محبت نہ ہو جائے۔ اور اگر قرآن سے محبت ہو جائے تو زندگی کے سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ جن لوگوں کو محبت ہوتی ہے ان کی ساری برائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ ان کو ایک نئی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ اور بکثرت لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ اگرچہ ہماری اپنی تعلیم زیادہ نہیں تھی۔ مگر قرآن کریم کی کلاس میں بیٹھنے کا موقعہ ملا۔ اور ہم نے ایک نئی زندگی پالی ہے ....

اگر آپ کو ایم ٹی اے کے ذریعہ سننا ممکن نہیں تو غالباً یہاں امریکہ میں ان قرآن کریم کی کلاسز کی ویڈیو ریکارڈنگ ہو چکی ہو گی اگر ہو چکی ہے تو لازماً گھروں کو مہیا کرنی چاہئے ..... لازم ہے کہ ان کا ریکارڈ اپنے گھروں میں رکھیں اور ترتیب کے ساتھ آپ سب لوگ مل جل کر بیٹھیں اور سننا شروع کریں۔ اگر دس سبق بھی آپ اس طرح پڑھ لیں گے۔ تو پھر آپ کے لئے ان سبقوں سے الگ رہنا ممکن ہی نہیں رہے گا۔ طلب کریں گے کہ کب ہم اگلا سبق شروع کریں۔ مگر پڑھیں اکٹھے اور بچوں کو ساتھ شامل کر کے پڑھیں۔

تو حضرت مسیح موعود (-) نے جو قرآن کریم کے متعلق روحانی دعوت' فرمایا۔ اور مزے مزے کے کھانے بتائے۔ وہ آج بھی مل سکتے ہیں۔ صرف پڑھنے کا طریقہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں جو قرآن کریم کی محبت ڈالی ہے۔ اس دور میں میں سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود (-) کی ہدایات پر عمل کروانے میں یہ محبت ضروری تھی۔ اور جب اس کلاس میں آپ قرآن کریم کو پڑھیں گے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود (-) کا اصل مقام ظاہر ہو گا۔ کتنے عظیم الشان معلم تھے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ جون ۱۹۹۸ء الفضل ۲۴ اگست ۹۸ء صفحہ ۵-۶)

(مرسلہ نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)